غیر مسلموں کی عبادت گاہیں
اُن کے حقوق اور ہماری ذمہ داریاں

تالیف:
شیخ الوظائف حضرت حکیم محمد طارق محمود مجذوبی چغتائی
پی۔ایچ۔ڈی (امریکہ)

غیر مسلموں کی عبادت گاہیں
ان کے حقوق
اور ہماری ذمہ داریاں

تالیف

شیخ الوظائف حضرت حکیم محمد طارق محمود چغتائی مجذوبی مدظلہ

دفتر ماہنامہ عبقری نزد قرطبہ مسجد مزنگ چونگی لاہور

مرکز روحانیت وامن

042-37552384,37597605,37586453

Email:contact@ubqari.org

Website:www.ubqari.org

لاکھوں لوگ عبقری کی ویب سائٹ سے گھریلو الجھنوں کے سلسلے میں استفادہ کرتے ہیں
آپ بھی ہر جمعرات بعد نماز مغرب درس دنیا بھر میں آن لائن سن سکتے ہیں

نام کتاب:...... غیر مسلموں کی عبادت گاہیں اُن کے حقوق
اور ہماری ذمہ داریاں
تالیف:.......... شیخ الوظائف حضرت حکیم محمد طارق محمود چغتائی مجذوبی مدظلہ
ناشر:............ دفتر ماہنامہ ''عبقری'' نزد قرطبہ مسجد مزنگ چونگی لاہور
سن اشاعت:... جنوری، 2014ء
قیمت:............ 40روپے۔

خط و کتابت کا پتہ: دفتر ماہنامہ ''عبقری'' مرکز روحانیت وامن 78/3
قرطبہ چوک، نزد گوگا نیلام گھر عبقری اسٹریٹ، مزنگ چونگی لاہور۔

فون/فیکس: 042-37552384,37597605,37586453
Email:contact@ubqari.org

سارے عالم میں سکون، عافیت، امن بھائی چارگی پھیلانے اور مشکلات، پریشانیوں سے نجات پانے کیلئے ''عبقری'' ویب سائٹ سے رابطہ کریں۔ www.ubqari.org
''مرکز روحانیت وامن'' میں ہونے والا درس براہ راست دنیا کے 132 ممالک میں سنا جاتا ہے۔

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
	غیر مسلموں کی عبادت گاہیں ان کے حقوق اور ہماری ذمہ داریاں	3
	اسلام ایک پر امن اور پر سکون مذہب	3
	انسانیت کیلئے انوکھا امن، عافیت اور سکون کا پیغام	3
	وہ تین ہندوؤں کے نہیں ہمارے مرے	4
	اسلامی تعلیمات اور غیر مسلموں کی عبادت گاہوں کا تحفظ	4
	پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کا غیر مسلم کی طرف سے اللہ کی بارگاہ میں استغاثہ	4
	اسلام میں مسلم اور غیر مسلم کیلئے ایک ہی قانون	5
	اسلام میں دین کے معاملے میں کوئی جبر نہیں	5
	مشرکین اور مسلمانوں کیلئے معاہدہ	5
	پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کا غیر مسلموں کی عبادت گاہوں کا احترام	5
	صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے گرجا گھروں کی حفاظت کی تحریری ضمانت دی	6
	فتح مصر اور عیسائیوں کو عبادت کی آزادی	6
	غیر مسلموں کو میلی آنکھ سے دیکھنا بھی اسلام میں حرام قرار	7
	مسلسل تکلیفیں دینے والے غیر مسلموں کیلئے تحفے	7
	غیر مسلم پڑوسی کا اکرام	7
	جنگ بدر کے غیر مسلم قیدیوں سے شفقت و محبت	7
	ساری رات تنگ کرنیوالے غیر مسلم کیلئے عام معافی	8
	امام اعظم رحمہ اللہ نے شرابی غیر مسلم کو خود جیل سے رہا کرایا	8
	تسبیح خانہ اور غیر مسلموں کی نیند کا اکرام	8
	غیر مسلم کی نیند میں خلل ڈالنے پر اللہ کے ہاں جوابدہی	9
	تسبیح خانہ کا پیغام	9
	صلاح الدین ایوبی کی غیر مسلموں سے رواداری فراخ دلی	9

www.ubqari.org

0	سلطان صلاح الدین اور عیسائی محکوم	
0	مغل بادشاہوں کا غیر مسلموں سے حسن سلوک	
1	مغلوں نے ہمیشہ غیر مسلموں کی عبادت گاہوں کی حفاظت کی	
1	غیر مسلم، مسلم فسادات مغلیہ دور میں نہ لکھے نہ پڑھے اور نہ سنے گئے	
2	انسائیکلو پیڈیا آف بری ٹانیکا کی تصدیق	
2	غیر مسلموں کے ساتھ حسن سلوک کی انتہا	
2	مسلم حکمران غیر مسلم عبادت گاہوں کے تحفظ کے خیر خواہ	
3	قوم وملت ومذہب کے بغیر انصاف کی حکمرانی	
3	حکومت عثمانیہ اور عیسائیوں کیساتھ حسن سلوک	
3	غیر مسلموں کے ساتھ رحم کی انوکھی مثال	
4	حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی دس وصیتیں	
5	حضرت ابوعبیدہؓ اور عیسائیوں کے جان ومال، عبادت گاہوں کی حفاظت	
5	حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی گرجا گھروں کو امان	
5	حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا غیر مسلموں سے انوکھا حسن سلوک	
5	امیر المومنین رضی اللہ عنہ کو بستر مرگ پر غیر مسلموں کا خیال	
5	بنوامیہ کی غیر مسلموں سے رواداری	
8	غیر مسلم رعایا کے ساتھ محبت وشفقت	
8	مسلمان حکمران اور ایک چرچ کی حفاظت	
8	غیر مسلموں اور ان کی عبادت گاہوں کیساتھ حسن سلوک	
7	معتصم باللہ کی رواداری	
7	غیر مسلموں کے ساتھ عباسیوں کی عام رواداری	
8	خلیفہ وقت نے عیسائی حکیم کی نماز جنازہ میں حصہ لیا	
8	عیسائی مورخ کا اکرام	
8		**بات آخری**

حال دل

ابراہیم لودھی کے دور حکومت میں دوران تعمیرات ایک مندر کو توڑنے کا مسئلہ آ گیا، ہندو توڑنے کی اجازت نہیں دے رہے تھے۔ مسلمانوں کے بڑے مفتی صاحب سے مسئلہ پوچھنے کیلئے ان کو دربار میں طلب کیا گیا۔ مفتی صاحب نے ساری بات سننے کے بعد یہ فتویٰ دیا کہ مندر کو ختم نہیں کیا جاسکتا۔ یہ بات بادشاہ اور رعایا پر بہت گراں تھی۔ لیکن آپ اپنے فیصلے پر ڈٹے رہے تاریخ گواہ ہے کہ اس مندر کو چھوڑ دیا گیا۔

اسلام نا صرف خود سلامتی ہے بلکہ معاشرے کی سلامتی کے بھی واضح اصول رکھتا ہے۔ قرآن مقدس کی آیت مبارکہ "جس نے ایک جان کو ختم کیا اس نے ساری انسانیت کو ختم کیا" درحقیقت معاشرے کے ہر فرد، ہر مسلک، ہر مذہب، ہر طبقے اور تمام اقوام سے ایک ان دیکھے رشتے کا خلاصہ بیان کرتی ہے۔ اسلام کی تاریخ گواہ ہے کہ اگر کسی فرماں روا نے کسی اسلامی سلطنت میں اخلاق محمدی کو مقدم رکھا تو اس دور میں غیر مسلموں اور ان کی عبادت گاہوں کا بالکل ایسے تحفظ کیا گیا جیسے خود مسلمانوں کا اور ان کو ویسی ہی آزادی دی گئی جیسی خود مسلمانوں کو، ہر دور میں ایسے روشن واقعات ہیں جن پر ناصرف اسلامی تاریخ نازاں ہے بلکہ خود غیر مسلم مورخوں نے ان کو متاثر کن ستائشی انداز میں بیان کیا ہے۔ ان واقعات کی روشن مثالیں اہل اللہ کے حالات ہیں: بابا فرید رحمہ اللہ کی سکھ مذہب پیروکاروں کے ساتھ رواداری اور بھائی چارگی ڈھکی چھپی نہیں، اور خود سکھ مذہب کی مقدس کتابوں میں ان کا نام مذہبی پیشوا کے طور پر شامل ہے۔ خواجہ معین الدین چشتی رحمہ اللہ کے اخلاق، آپ کا درگزر، اور انسان دوستی ایک سچی حقیقت ہے۔ حضرت خواجہ عبداللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ پھول بنو کانٹے نہ بنو، دوست بنو اجنبی نہ بنو۔ یہ سب واقعات اسلام کی غیر مسلموں کے ساتھ رواداری کا ایک چھوٹا سا عکس ہیں۔

اہل اللہ کی انسان دوستی اس حقیقت کا ثبوت ہے کہ اسلام کے سچے ماننے والے نہ صرف خود ہر مذہب کے ماننے والوں سے پر خلوص محبت کرتے تھے بلکہ ان کی محبت غیر مسلموں کو بھی محبت کی سنہری زنجیر میں باندھ لیتی تھی۔

موجودہ دور میں جب پورے عالم میں بد امنی کے حالات، پریشانیاں اور آپس کی دوریوں کے دکھ عام ہیں وہاں آج اس بات کی ضرورت ہے اور پہلے سے کہیں زیادہ ہے کہ اسلام کی سچی تعلیمات کو سمجھتے ہوئے انسانیت کے رشتے کو نئے سرے سے خلوص کی بنیادوں، محبت کی اینٹوں اور اخلاق کے سیمنٹ سے تعمیر کیا جائے اور دنیا کو یہ پیغام دیا جائے کہ اسلام امن، بھائی چارگی اور محبت کا مذہب ہے مشرق ہو یا مغرب، شمال ہو یا جنوب، غریب ہو یا مالدار، ان پڑھ ہو یا پڑھا لکھا، اعلیٰ عہدیدار ہو یا غریب مزدور سب ایک دوسرے کے بھائی ہیں۔

یہ کتاب جو مسلمانوں اور غیر مسلموں کے درمیان رواداری اور باہمی تعلق کو سامنے لانے کی ادنیٰ سی کوشش ہے۔ اگر نفرتوں کے بھڑکتے ہوئے الاؤ میں سے ایک چنگاری بھی بجھ گئی تو میں سمجھوں گا کہ میری کوشش رائیگاں نہیں گئی۔ آیئے اس مشن میں آپ بھی میرے ساتھی بنیں اور مرکز روحانیت و امن کے اس پیغام کو دنیا بھر میں عام کریں۔

خواستگار اخلاص و عمل
بندہ، حکیم محمد طارق محمود عفا اللہ عنہ
مرکز روحانیت و امن، مزنگ چونگی، لاہور

OOOOOO

غیر مسلموں کی عبادت گاہیں ٗان کے حقوق

اور ہماری ذمہ داریاں

اسلام ایک پر امن اور پر سکون مذہب

اسلام سلامتی سے یعنی نہ یہ کسی کو دھوکہ دے گا اور نہ تکلیف دے گا ٗ نہ کسی سے دھوکہ کھائے اور نہ تکلیف کھائے گا۔ یا یہ ہے کہ مسلمان وہ ہے جس کی ذات سے ہر شخص سلامتی ٗ امن اور عافیت پر رہتا ہے، اس لیے اسلام میں سلام کو عام کرنے کا حکم اور اس کے بے شمار فضائل آئے ہیں۔ ایمان امن سے ہے ٗ مومن وہ شخص ہے جس سے مخلوق خدا کو امن پہنچے۔ یعنی سلامتی، عافیت اور خیر پہنچے۔ اس لیے پیغمبر اسلام ﷺ کی والدہ محترمہ کا نام حضرت محترمہ آمنہ تھا اور ''آمنہ'' امن سے ہے اور پیغمبر اسلام ﷺ کی دائی کا نام حلیمہ تھا۔ ''حلیمہ'' بھی حلم اور امن کی طرف نشان دہی کرتی ہے۔ ولادت کے وقت جس خاتون نے خدمات انجام دیں ان خاتون کا نام شفاء تھا۔ ''شفاء'' بھی رحمت، عافیت، سکون اور امن کی طرف متوجہ کرتا ہے۔ جب ان سب شواہد کو دیکھا جائے تو ہماری نظر اسلام کو ایک پر امن اور پر سکون مذہب کی طرف نشان دہی کرتی ہے۔

انسانیت کیلئے انوکھا امن، عافیت اور سکون کا پیغام

پیغمبر اسلام ﷺ نے غیر مسلموں کے ساتھ جو حسن سلوک کیا وہ لوگ جنہوں نے سالہا سال ستایا پریشان کیا حتیٰ کہ مکہ چھوڑنے پر مجبور کر دیا جب آپ ﷺ فاتح بن کر مکہ میں تشریف لائے تو آپ ﷺ کے سر مبارک پر سیاہ پگڑی اور آپ ﷺ کا سر مبارک اتنا جھکا ہوا تھا کہ اونٹنی کے کوہان تک لگا ہوا تھا اور آپ ﷺ نے کعبہ کے دروازے پر دونوں ہاتھ رکھ کر ایک ایسا اعلان کیا جو تاریخ اور انسانیت کیلئے انوکھا امن، عافیت اور سکون کا پیغام ہے وہ اعلان یہ تھا کہ میں نے آج سب کو معاف کیا۔ بچوں کو امن دیا ٗ عورتوں کو عزت دی ٗ بوڑھوں کے ساتھ درگزر کیا اور جنگجو اور ظالموں اور خون بہانے والوں کو عام معافی کا اعلان

www.ubqari.org

کیا۔ اس انداز سے کیا کہ ان کے اندر عزت اور وقار کا معیار پیدا ہوا۔ صرف آپ ﷺ نہیں بلکہ پیغمبر اسلام ﷺ کے ماننے والے صحابہ اور اہل بیت رضی اللہ عنہم، تابعین اولیاء اور صالحین رحمہم اللہ نے غیر مسلموں کے ساتھ وہ حسن سلوک کیا جو رہتی انسانیت تک ایک پیغام اور نشان رہ جائے گا۔ آیئے ہم اپنے اس رویے کو دیکھیں کہ ہمارے دلوں میں غیر مسلموں کیلئے نفرت ہے یا محبت، رواداری ہے یا ظلم............

وہ تین ہندوؤں کے نہیں ہمارے مرے

گجرات میں ہندو مسلم فسادات پرانی روایت ہے میں ابھی حج کے سفر میں انڈیا کے عظیم اسکالر حضرت مولانا محمد کلیم صدیقی دامت برکاتہم کی خدمت میں بیٹھا تھا۔ وہ فرمانے لگے میں سفر سے واپس آیا تو کچھ نامانوس چہرے بھی تھے اور مانوس بھی۔ آپس میں گفتگو ہوئی تو پتہ چلا گجرات کے حالیہ فسادات کے بارے میں ایک دوسرے سے بات کررہے تھے کہ ہندوؤں کے تین مرے ہمارے دو مرے۔ مولانا فرمانے لگے میں نے فوراً ٹوکا ہمارے تین مرے انہوں نے کہا نہیں ان کے تین میرے لیکن میں بار بار اصرار کررہا تھا کہ ہمارے تین مرے۔ آخر کار میں نے ان سے عرض کیا وہ ہندوؤں کے نہیں مرے بلکہ ہمارے مرے۔ ان کے والد حضرت آدم علیہ السلام اور ان کی اماں حضرت حوا علیہا السلام ایک ہیں، ہم انسانی بھائی ہیں، ایک دوسرے سے محبت ہمیں اسلام نے دی ہے اسلام رواداری، برداشت، حلم اور خلوص کا مذہب ہے۔

اسلامی تعلیمات اور غیر مسلموں کی عبادت گاہوں کا تحفظ

اسلامی تعلیمات کے مطابق غیر مسلموں کی جان و مال کا تحفظ اسی طرح ضروری ہے جس طرح مسلمانوں کا، جو غیر مسلم مسلم ممالک میں رہتے ہیں یا اس ملک میں نہ رہتے ہوں لیکن مسلمانوں کو ان کی جان و مال، ان کی عزت اور ان عبادت گاہوں کا تحفظ ضروری ہے۔

پیغمبر اسلام ﷺ کا غیر مسلم کی طرف سے اللہ کی بارگاہ میں استغاثہ

پیغمبر اسلام ﷺ نے ایک اصول بیان فرمایا کہ غیر مسلموں کا خون ہمارے خون کی طرح اور ان کا مال ہمارے مال کی طرح محترم ہے۔ ایک اور ارشاد جو پیغمبر اسلام ﷺ

نے فرمایا: جس شخص نے کسی غیر مسلم کو ستایا، اس کی جان و مال کو نقصان پہنچایا تو قیامت کے دن اس غیر مسلم کی طرف سے میں اللہ کی بارگاہ میں خود استغاثہ کروں گا۔

اسلام میں مسلم اور غیر مسلم کیلئے ایک ہی قانون

اسلام میں جو دیت (خون بہا) مسلمانوں کیلئے ہے وہی غیر مسلموں کے لیے ہے۔ جیسے کسی مسلمان کے قتل پر قصاص واجب ہے اسی طرح غیر مسلم کے قتل پر قصاص واجب ہے۔ اسی طرح کسب معاش حفاظت جائیداد میں مسلمان اور غیر مسلم میں کوئی فرق نہیں۔ جیسے کسی مسلمان کا مال چوری کرنے پر ہاتھ کاٹنے کی سزا دی ہے اسی طرح غیر مسلم کے مال چوری کرنے پر ہاتھ کاٹنے کی سزا دی ہے۔

اسلام میں دین کے معاملے میں کوئی جبر نہیں

مذہبی حقوق مال و جائیداد سے بھی زیادہ اہم ہیں کیونکہ اسلام مذہب کے معاملے میں جبر اور تشدد کا قائل نہیں۔ قرآن میں ارشاد باری تعالیٰ ہے دین کے معاملے میں کوئی زبردستی نہیں (ترجمہ آیت سورۂ بقرہ 256)

مشرکین اور مسلمانوں کیلئے معاہدہ

یہ معاہدہ رواداری کی بہترین مثال ہے۔ یہ معاہدہ آپ ﷺ نے مدینہ آنے کے بعد مسلمانوں یہودیوں اور مشرکین کے درمیان کرایا جس کے تحت ہر ایک کو اپنے مذہب پر چلنے کی پوری پوری آزادی تھی۔ غیر مسلم اپنی عبادت اور اس کے طریقوں میں آزاد تھے یہاں تک کہ پیغمبر اسلام ﷺ نے نجران کے عیسائیوں کو خود مسجد نبوی ﷺ کے ایک گوشے میں اپنے طریقے پر عبادت کی اجازت دی تھی۔

پیغمبر اسلام ﷺ کا غیر مسلموں کی عبادت گاہوں کا احترام

اس سے بڑھ کر رواداری اور کیا ہو سکتی ہے۔ اسلام نے غیر مسلموں کی عبادت گاہوں کا جو لحاظ اور احترام کیا وہ بھی مثالی ہے شام اور بیت المقدس کا علاقہ جب فتح ہوا تو وہاں بے شمار چرچ تھے جنہیں مسلمانوں نے جوں کا توں باقی رکھا۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ

نے اپنے گورنروں کو ہدایت کی تھی کہ کوئی کلیسایا آتش کدہ نہ گرایا جائے، نہ اسے آگ لگائی جائے۔ پیغمبر اسلام ﷺ نے مذہبی جذبات کی روایت اور عبادت گاہوں کے احترام کو ہمیشہ ملحوظ رکھا۔ نجران کے عیسائیوں سے جو معاہدہ فرمایا اس میں ایک دفعہ یہ بھی تھی کہ نہ کوئی چرچ منہدم کیا جائے اور نہ کسی مذہبی رہنما کو نکالا جائے۔ (بحوالہ: ابوداؤد)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے گرجا گھروں کی حفاظت کی تحریری ضمانت دی

علامہ شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے معاہدہ نجران کی یہ دفعات بھی نقل کی ہیں کہ پادریوں راہبوں اور پجاریوں کو ان کے عہدوں سے برطرف نہیں کیا جائے گا اور نہ صلیبیں اور مورتیاں توڑی جائیں گی۔ شام کا علاقہ فتح ہوا تو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سمیت چار حضرات کی گواہی کے ساتھ دستاویز تیار فرمائی جس میں نام بنام چودہ گرجا گھروں کا ذکر فرمایا اوران کی حفاظت کی تحریری ضمانت دی۔ (البدایہ والنہایہ ج 7)

فتح مصر اور عیسائیوں کو عبادت کی آزادی

فتح مصر کے موقع پر بھی مسلمانوں نے گرجا گھروں کی حفاظت کا دستاویزی معاہدہ کیا اور عیسائیوں کو اختیار دیا کہ وہ اپنی عبادت گاہوں کے اندر جس طرح چاہیں عبادت کریں اور جو کہنا چاہیں کہیں........ مسلمانوں کو ہمیشہ دوسروں کی عبادت گاہوں کا لحاظ رہا۔

دمشق کی جامع مسجد اور چرچ کے نام سے منسوب جگہ

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے جب دمشق کی جامع مسجد میں یوحنا کے نام سے منسوب گرجا کو شامل کرنے کوشش کی اور عیسائی اس پر راضی نہ ہوئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے یہ ارادہ ترک کر دیا۔ لیکن بعد میں خلیفہ عبدالملک بن مروان نے جبراً گرجا گھر کو مسجد میں شامل کرلیا۔ پھر عادل خلیفہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے عہد میں عیسائیوں نے فریاد کی اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے عمل کا حوالہ دیا کہ انہوں نے ہمارے روکنے پر یوحنا کے گرجا کو مسجد میں شامل نہیں کیا تھا چنانچہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے دمشق

کے گورنر کے نام حکم جاری فرمایا کہ گرجا گھر کا جو حصہ مسجد میں ملایا گیا ہے وہ عیسائیوں کو واپس کر دیا جائے۔آخر کار مسلمانوں نے عیسائیوں کی منت، خوشامد کی اور انہیں راضی کیا اور بہت زیادہ اس کا بدل و حصہ انہیں دیا اور اس طرح یہ مسجد بچ سکی۔(بحوالہ فتوح البلدان)

غیر مسلموں کو میلی آنکھ سے دیکھنا بھی اسلام میں حرام قرار پایا

بہت سے تاریخی حقائق سے یہ پتہ چلتا ہے کہ مسلمانوں نے دوسری قوموں کے خالص مذہبی معاملات میں بھی فراخ دلی کا مظاہرہ کیا۔عبادت گاہیں کسی بھی قوم کی ہوں بہرحال اُسے خدا کی عبادت سے نسبت تو ضرور ہے اس میں عبادت کرنے والوں کو تکلیف پہنچانا' ان کو قتل کرنا یا ان کو میلی نظر سے دیکھنا بھی اسلام میں حرام ہے۔

مسلسل تکلیفیں دینے والے غیر مسلموں کیلئے تحفے

اسلام میں خونی رشتوں یعنی بہن بھائیوں' پڑوسیوں' ہم سفروں اور ایسے لوگ جنہوں نے قرض لیے ہوئے ہیں' بیماروں' کمزوروں کے ساتھ جو حسن سلوک کے احکامات جاری فرمائے ہیں وہ صرف مسلمانوں کے ساتھ نہیں اور ان کا اطلاق صرف مسلمانوں اور مومنوں کے لیے نہیں اس حسن سلوک کا حکم تمام مسلمانوں کو دیا گیا ہے پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قحط کے موقع پر ایک بڑی رقم اہل مکہ کو عطا فرمائی تھی حالانکہ یہ وہی لوگ تھے جو غیر مسلم تھے اور جنہوں نے مسلسل تکلیفیں دی تھیں۔ام المومنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نے اپنے یہودی رشتے داروں میں تیس ہزار درہم تقسیم فرمائے تھے۔

غیر مسلم پڑوسی کا اکرام

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے انہوں نے بکری ذبح کرائی اور پڑوسیوں کو بھیجنے کی ہدایت فرمائی۔واپسی پر دریافت فرمایا کیا یہودی ہمسائے کو بھی اس میں سے گوشت بھیجا؟ جواب ملا نہیں بھیجا تو آپ رضی اللہ عنہ نے خاص طور پر بکرے کا گوشت یہودی ہمسائے کو بھجوایا۔

جنگ بدر کے غیر مسلم قیدیوں سے شفقت و محبت

پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ قیدی جو جنگ بدر میں قید ہوئے تھے ان کے ساتھ محبت،

درگزر، شفقت اور عطا کا اتنا اعلیٰ نظام بنایا حتیٰ کہ ان کو نئے جوڑے پہنا کر رخصت فرمایا۔

ساری رات تنگ کرنیوالے غیر مسلم کیلئے عام معافی

حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کا ایک پڑوسی لوہار تھا جہاں اس کے اور کئی واقعات ملتے وہاں ایک واقعہ یہ بھی ملتا ہے کہ وہ کبھی کبھار رات بھر ڈھول بجاتا لیکن اس اللہ کے دوست نے آج تک اس کی شکایت نہیں کی آخر اس کے غیر مسلم دوست جو اس کی محفل میں شامل ہوتے تھے انہوں نے کہا تمہارے قریب وقت کے ایک بہت بڑے عالم عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ رہتے ہیں وہ رات کو عبادت کرتے ہوں گے تمہیں ان کا خیال نہیں وہ سارے مل کر آئے تو آخر کار انہوں نے ان سے معذرت کی جو ان کے الفاظ تھے وہ یہی تھے ہم آپ کو اپنی طرف سے کھلی اجازت دیتے ہیں ہمیں آپ سے کوئی شکایت نہیں۔

امام اعظم رحمہ اللہ نے شرابی غیر مسلم کو خود جیل سے رہا کرایا

امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے پڑوس میں ایک شخص رہتا تھا وہ موچی تھا' سارا دن جو مزدوری کرتا اس سے شراب لاتا پھر دستوں کو اکٹھا کرتا' گانا بجاتا' شور شرابہ کرتا۔ سالہا سال یہ سلسلہ چلتا رہا ایک رات امام اعظم رحمہ اللہ نے سنا کہ آج رات آواز نہیں آئی۔ صبح پتہ چلا اس شخص کو پولیس پکڑ کر لے گئی ہے۔ آپ نے فوراً اپنا لباس بدلا اپنی سواری میں وقت کے گورنر کے دربار میں پہنچے۔ گورنر نے آپ کا ادب و احترام کیا اور حکم فرمایا کہ آپ کیسے تشریف لائے؟ آپ نے اس پڑوسی کی رہائی کیلئے درخواست کی انہوں نے فوراً قبول کی خود جیل میں گئے اور رہائی کا پروانہ ساتھ لیا اور اس کو ساتھ لے کر آئے اور آخر کار وہ شخص ان کے حسن سلوک سے بہت متاثر ہوا اور اس نے ان سب کاموں سے توبہ کرلی۔

تسبیح خانہ اور غیر مسلموں کی نیند کا اکرام

تسبیح خانہ لاہور میں ہر فجر کی نماز کے بعد اونچی آواز میں یعنی ذکر بالجہر ہوتا ہے لیکن بندہ کا اپنے احباب کو یہ خاص حکم ہے یہ ذکر اتنی اونچی آواز میں نہ کیا جائے کہ ہمارے بالکل دیوار کے ساتھ دو بڑے چرچ ہیں کہیں غیر مسلموں کی نیند نہ خراب ہوجائے۔ یہ عمل صرف

بندہ طارق کا نہیں بلکہ بڑے بڑے محدثین' فقہا' علماء' اہل اللہ اور اللہ کے ولیوں کا بھی ہے۔ان کے گھروں کے ساتھ اگر غیر مسلم رہتے تھے تو انہوں نے کبھی اپنے ذکر سے ان کی نیند میں خلل نہیں ڈالا۔

غیر مسلم کی نیند میں خلل ڈالنے پر اللہ کے ہاں جوابدہی

اسلام تو کسی کی خیر خواہی کو اتنا زیادہ برداشت کرتا ہے کہ فقہاء کی کتابوں میں یہ بات لکھی ہوئی ہے اگر مؤذن نے فجر کی اذان نماز کا وقت داخل ہونے سے پہلے دی اور اس میں کسی مسلمان یا غیر مسلم کی آنکھ کھل گئی تو قیامت کے دن اس مؤذن کو جن لوگوں کی نیند میں اس کی وجہ سے خلل پڑا ان لوگوں کے سامنے اللہ کے حضور جواب دہی ہوگی۔

تسبیح خانہ لاہور کا پیغام

تسبیح خانے کا پیغام امن اور سکون کا پیغام ہے اس لیے اس کا نام دی سینٹر مرکز روحانیت وامن آف پیس اینڈ سپر چوالٹی بھی ہے۔ہر ماہ عبقری مسلسل قسط وار پیغمبر اسلام کا غیر مسلموں سے حسن سلوک سالہا سال سے چلا رہا ہے۔عبقری ٹرسٹ جہاں مسلمانوں کیلئے مسلسل خدمت کررہا ہے وہاں آن دی ریکارڈ یہ بات موجود ہے کہ غیر مسلموں کیلئے بھی خدمت میں مسلسل حصہ ملا رہا ہے۔آیئے! ہم عدم برداشت کے مزاج کو چھوڑ کر اسلام کے رواداری،اور مذہبی برداشت کو سامنے رکھیں۔اسلام نے یہودیوں اور عیسائیوں کے ساتھ کیا معاہدے اور معاملے کیے اور پھر انہوں نے اس کا صلہ انسانی رحم دلی غیر مسلموں کے حقوق کی نگرانی اور درگزر سے دیا۔

صلاح الدین ایوبی کی غیر مسلموں سے رواداری وفراخ دلی

سلطان صلاح الدین ایوبی جب فاتح بن کر بیت المقدس میں داخل ہوئے تو انہوں نے اپنی رواداری،فراخ دلی اور انسانی محبت کا جو ثبوت دیا اس کی تعریف یورپین مورخین نے بھی کی ہے۔ایڈورڈ گبن لکھتا ہے کہ انصاف کا تقاضا ہے کہ ترک فاتح کی رحم دلی کی تعریف کی جائے،اس نے مفتوح کو کسی مصیبت اور پریشانی میں مبتلا ہونے نہیں دیا۔وہ ان سے بھاری

رقمیں وصول کرسکتا تھا لیکن اس نے تیس ہزار کی رقم لے کرستر ہزار قیدیوں کو رہا کیا۔ دو تین ہزار کو تو اس نے رحم کھا کر یونہی چھوڑ دیا۔ اس طرح قیدیوں کی تعداد گھٹ کر چودہ سے گیارہ ہزار رہ گئی تھی جب یروشلم کی ملکہ اس کے سامنے آئی تو اس نے نہ صرف انتہائی مہربانی سے باتیں کیں بلکہ اپنی نظروں کو جھکایا اور اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ ایڈورڈ گبن مزید لکھتا ہے کہ سلطان صلاح الدین ایوبی نے جنگ کے یتیموں اور بیواؤں میں خیرات تقسیم کی۔ جنگ کے زخمیوں کیلئے ہر طرح کی سہولیات فراہم کیں۔ وہ قرآن کے دشمنوں کے ساتھ اس طرح کی سختی کے ساتھ حق بجانب تھا مگر اس نے جس فیاضانہ رحم دلی کا ثبوت دیا وہ نہ صرف تعریف اور تحسین بلکہ محبت کیے جانے کا مستحق ہے۔ (تفصیل کیلئے ایڈورڈ گبن کی ہسٹری آف دی ڈکلائن اینڈ فال آف دی رومن امپائر جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 499 تا 500)

سلطان صلاح الدین اور عیسائی محکوم

اسٹینلی لین پول نے اپنی کتاب ''صلاح الدین'' میں لکھا ہے جب یروشلم مسلمانوں کے حوالے کیا جا رہا تھا تو سلطان کی فوج، معزز افراد اور افسران نے گلی کوچوں میں انتظام قائم کر رکھا تھا۔ یہ سپاہی اور افسر ہر قسم کی زیادتی کو روکتے تھے اس کا نتیجہ تھا کہ کسی عیسائی کو کوئی تکلیف نہ پہنچے، شہر سے باہر جانے کے تمام راستوں پر سلطان کا پہرہ تھا اور ایک نہایت معتبر امیر باب داؤد پر متعین تھا تاکہ شہر سے باہر آنے جانے والے کو بغیر روک ٹوک کے آنے دیا جائے (بحوالہ: صلاح الدین ایوبی از اسٹینلی لین پول صفحہ نمبر 202)

مغل بادشاہوں کا غیر مسلموں سے حسن سلوک

پروفیسر رام پرشاد گھوسلا اپنی کتاب مغل کنگ شپ اینڈ نوبی لیٹی میں لکھتے ہیں کہ مغلوں کے زمانے میں عدل و انصاف کا جو اہتمام اور ان کی جو مذہبی رواداری کی پالیسی تھی اس سے عوام ہمیشہ مطمئن رہیں۔ اسلامی ریاست میں سیاست اور مذہب کا گہرا لگاؤ رہا لیکن مغلوں کی مذہبی رواداری کی وجہ سے اس لگاؤ کی وجہ سے کوئی خطرہ پیدا نہیں ہوا۔ کسی زمانے میں بھی یہ کوشش نہیں کی گئی کہ حکمرانوں کا مذہب محکوموں کا بھی مذہب بنا دیا

جائے ۔حتیٰ کہ اورنگزیب نے حصول ملازمت کیلئے اسلام کی شرط نہیں رکھی ۔بادشاہ مذہب اسلام کا محافظ ضرور سمجھا جاتا لیکن اس نے کبھی غیر مسلم رعایا کے عقائد پر پابندی نہیں ڈالی چاہے وہ عیسائی ہوں یہودی ہوں یا ہندو ۔(صفحہ نمبر 297 ایڈیشن 1934ء)

مغلوں نے ہمیشہ غیر مسلموں کی عبادت گاہوں کی حفاظت کی

پرمتھا سرن نے اپنی کتاب پروِنشل گورنمنٹ انڈر دی مغلو میں لکھا ہے کہ مغلوں کو حکومت عروج کے زمانے میں دنیا کی شاندار حکومتوں میں سے تھی لیکن انہوں نے غیر مسلموں کے ساتھ انسانیت کے جو تقاضے پیش کیے وہ رہتی دنیا تک یاد کیے جائیں گے انہوں نے غیر مسلموں کے ساتھ جبر نہیں کیا ان کے ساتھ اور ان کی عبادت گاہوں کے ساتھ ہمیشہ انصاف کا تقاضا کیا۔

غیر مسلم، مسلم فسادات مغلیہ دور میں نہ لکھے ،نہ پڑھے اور نہ سنے گئے

سر جون نے اپنی ہسٹری آف سی پوائی وار میں لکھا ہے کہ بغاوت کے نام سے مجرموں کے ساتھ عورتیں اور بچے ہلاک کیے جا رہے تھے اور ان کو قصداً پھانسی نہیں دی جاتی تھی بلکہ ان کے گاؤں میں ہی آگ میں ڈال دیئے جاتے یا ان کو گولی مار دی جاتی ۔انگریز یہ فخر کرنے میں نہیں ہچکچاتے کہ انہوں نے کسی کو نہیں چھوڑا ہلاک کرنا ان کا مشغلہ تھا، تین مہینے تک لاشوں کی آٹھ گاڑیاں صبح سے شام تک ان مردوں کو لاتے جو راہوں اور بازاروں میں لٹکی دکھائی دیتیں ۔سر جون آگے نہایت افسوس سے لکھتا ہے یہ تو ان متشدد لوگوں کا رویہ تھا جو انہوں نے 1857ء میں کیا۔ لیکن اگر میں مغل حکمرانوں کی عروج کی زندگی دیکھوں تو انہوں نے ہمیشہ غیر مسلموں کی زندگی کے ہر گوشے کو سنوارا انہیں عزت دی، وقار اور مقام دیا اس لیے ایسٹ انڈیا کمپنی کو انہوں نے حقوق بھی دیئے جگہ بھی دی تحفظ بھی دیا اور پھلنے پھولنے اور پھولنے کا بھرپور موقع دیا حتیٰ کہ سر جون لکھتا ہے کہ ہندو اور مسلم فسادات مغلیہ دور میں نہ کہیں پڑھے گئے' نہ کہیں سنے گئے ۔(بحوالہ: رائس آف دی کرسچین پاور ان انڈیا از، کے ڈی باسو ج5، صفحہ نمبر 285)

انسائیکلو پیڈیا آف بری ٹانیکا کی تصدیق

انسائیکلو پیڈیا آف بری ٹانیکا گیارواں ایڈیشن جلد نمبر دس میں لکھا ہے کہ یورپ کے تمام اسکالراس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ مسلمان جہاں جہاں بھی حکمران رہے انہوں نے انصاف عدل اور محبت کے تقاضوں کو قائم رکھا اپنے محکوم چاہے وہ ان کے مسلمان ہوں یا غیر مسلم سب کو اور سب کے حقوق کو وہی تحفظ دیا جو اسلام نے انہیں کہا۔

غیر مسلموں کے ساتھ حسن سلوک کی انتہا

سرولنٹین چیرول نے اپنے ہم مذہبوں اور ہم وطنوں کی طرح ترکوں کی بہت بڑی ہسٹری کا ایک شاہکار جمع کیا ہے اس نے لارڈ ایورسلے کے ساتھ جو''دی ٹرکش امپائر ''لکھی ہے اس کے آخری باب میں ترکوں کے کارناموں کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ تین سو برس تک دس سلاطین اور ایک وزیر اعظم سوکولی نے اس سلطنت کی توسیع میں حصہ لیا۔اس مدت میں اس کو مسلسل فتوحات اور کامرانیاں حاصل ہوئیں۔اس کو چودہ سو دو میں تیمور اور منگول جیسے حکمران ملے جنگیں بھی ہوئیں فتوحات بھی ہوئیں شکستیں بھی ہوئیں لیکن ان سب میں ترک حکمرانوں نے ایک بات جو خاص طور پر کی وہ یہ کی کہ غیر مسلموں کے ساتھ حسن سلوک مذہبی رواداری اور درگزر کی نہایت انتہا کی۔آج کے سلاطین کیلئے ان کیلئے بہت بڑی نشانیاں ہیں۔اے کاش کوئی ان کو پڑھ لیتا۔

(صفحہ نمبر426،ایڈیشن1921ء)

مسلم حکمران غیر مسلم عبادت گاہوں کے تحفظ کے خیر خواہ

لارڈ ایورسلے نے سلطان عبدالمجید جو ترک حکمران تھا اور اس کی حکمرانی سعودی عرب سمیت تمام خلیج پر تھی اس کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے اس نے جبلی طور پر بہت سی قوتیں اور خوبیاں تھیں وہ دولت عثمانیہ میں تمام حکمرانوں میں سب سے زیادہ عظیم انسان تھا ان خوبیوں کے ساتھ ساتھ ایک خوبی یہ بھی تھی کہ غیر مسلموں کو کچلنے ان کیلئے سخت قانون بنانے اور ان کو کڑی سزائیں دینے کا مزاج ہرگز نہیں تھا بلکہ وہ ان کے حقوق اور ان کی عبادت گاہوں کا تحفظ کا ہمیشہ خیر خواہ رہا۔(بحوالہ ترکش امپائر ص313)

قوم وملت ومذہب کے بغیر انصاف کی حکمرانی

فرانسیسی مصنف والاڑون کیبر کے بیان کے مطابق محمود ثانی اپنے عیسائی باشندوں کا بڑا خیال کرتا وہ دورہ کرتا تو ان سے ملتا، ان کے مطالبات پورے کرتا، ان کی شکائتیں سنتا، ان کے شکووں کو دور کرتا، ان کو مطمئن اور خوش کرتا تمام رعایا میں قوم وملت کے امتیاز کے بغیر انصاف کی حکمرانی ہوتی رہی تھی ۔ (والاڑون کیبر اردو ترجمہ ص 462 تاریخ دولت عثمانیہ جلد نمبر 2، صفحہ نمبر 78)

حکومت عثمانیہ اور عیسائیوں کیساتھ حسن سلوک

جارج فنلے اپنی مشہور کتاب "تاریخ یونان" میں لکھتا ہے کہ حکومت عثمانیہ بعض حیثیتوں کی وجہ سے یورپ میں سب سے زیادہ مضبوط حکومت تھی تاہم دوسرے اعتبار سے سب سے زیادہ متحمل اور روادار بھی تھی اگر وہ کسی کے جسم کو قید کرتی تھی لیکن دماغ کو آزاد چھوڑتی تھی ۔ اس کی عیسائی رعایا کے نیچے کے طبقے یورپ کے دوسرے حصوں کے مساوی طبقوں کی بانسبت ذہنی حیثیت سے عموماً زیادہ ترقی یافتہ تھے ۔ (تاریخ یونان، از جارج فنلے جلد نمبر 5، صفحہ نمبر 288، جلد نمبر 6، صفحہ نمبر 18، تاریخ دولت عثمانیہ، جلد نمبر 2، صفحہ نمبر 27، ایڈیشن 1920ء)

غیر مسلموں کے ساتھ رحم کی انوکھی مثال

یورپین مورخ نے ایک انوکھی بات لکھی ہے کہ صحراؤں اور ریگستانوں میں بسنے والے مسلمان پوری دنیا میں پھیلتے چلے گئے ان میں سیاہ فام بھی تھے اور سفید فام بھی لیکن ان کی سب سے بڑی خوبی یہ تھی کہ یہ رحم دلی کی ایک انوکھی مثال چھوڑ گئے ۔ یہ اپنے قیدیوں کے ساتھ ان کے بچوں اور حتی کہ ان کی بیویوں کے ساتھ بھی حسن سلوک کرتے یہ کبھی ان کی عصمت دری نہیں کرتے ان کے بچوں کو اعلیٰ تعلیم دیتے، ان کے لیے مکتب اور تدریس کا انتظام کرتے (بحوالہ: ہسٹورین ہسٹری آف دی ورلڈ جلد نمبر 12 صفحہ نمبر 467، دولت عثمانیہ جلد نمبر 1، صفحہ نمبر 461)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی دس وصیتیں

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جب شام کی مہم پر لشکر روانہ کیا تو امیر لشکر کو مخاطب کر کے

فرمایاتم ایک ایسی قوم کو پاؤ گے جنہوں نے اپنے آپ کو خدا کی عبادت کیلئے وقف کر دیا ہے یعنی عیسائی لوگ ان کو چھوڑ دینا میں تم کو دس وصیتیں کرتا ہوں:۔1۔کسی عورت کو قتل نہ کرنا۔2۔کسی بچے کو قتل نہ کرنا۔3۔بوڑھے کو قتل نہ کرنا۔4۔پھل دار درخت کو نہ کاٹنا۔5۔کسی آباد جگہ کو ویران نہ کرنا۔6۔بکری کو کھانے کے سوا بے کار ذبح نہ کرنا۔7۔اونٹ کھانے کے سوا بے کار ذبح نہ کرنا۔8۔نخلستان نہ جلانا۔9۔مال غنیمت میں غبن نہ کرنا۔10۔بزدل نہ ہوجانا۔(تاریخ الخلفاص 96،خلفائے راشدین ص نمبر16)

حضرت ابوعبیدہ اور عیسائیوں کے جان و مال' عبادت گاہوں کی حفاظت

حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ دمشق سے حمص کی طرف بڑھے تو راستے میں بعلبک پڑا، یہاں کے باشندوں نے ان سے امان کی درخواست کی انہوں نے ان کی جان و مال اوران کے گرجے کو امان دے کر ان کے لیے یہ تحریر لکھی بسم اللہ الرحمن الرحیم۔یہ امان فلاں بن فلاں کیلئے اور اہل بعلبک کیلئے اس کے رومیوں، اس کے فارسیوں، اس کے عربوں ان کی جانوں کیلئے ان کے مالوں کیلئے ان کے گرجا گھروں کیلئے ان کی محل سراؤں کیلئے یا وہ شہر میں داخل یا باہر کیلئے،ان کی چوکی امان میں ہے۔رومیوں کو اجازت ہے پندرہ میل کے اندر اپنے مویشی چرائیں اور کسی عبادت گاہ میں ماہ ربیع الاول اور جمادی اول گزارنے تک نہ اتریں اس کے بعد جہاں تک چاہیں اتر جائیں کیونکہ ان کی جان کا تحفظ اسی میں ہے تاکہ انہیں کوئی تکلیف نہ پہنچے۔اس میں جو اسلام لائے گا اس کے وہی حقوق ہیں جو ہمارے اس کے وہی فرائض ہیں جو ہم پر ہیں جو نہ لائے ان پر جبر نہیں ان کے تاجروں کو ان شہروں میں سفر کرنے کی اجازت ہے جن سے ہمارے صلح ہو چکی ہے۔ان پر جو اپنے مذہب پر قائم رہے گا اس پر اللہ شاہد ہے اور اس کی شہادت کفایت کرتے ہیں۔(بلاذری عربی صفحہ 136،اردو ترجمہ 207 تا 208)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی گرجا گھروں کو امان

بیت المقدس فتح ہوا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی موجودگی میں وہاں کے لوگوں سے یہ معاہدہ ہوا وہ یہ کہ وہ امان میں ہیں جو خدا کے غلام امیر المومنین رضی اللہ عنہ نے ایلیا کے لوگوں کو دی یہ

امان ان کے جگہ مال، گرجا صلیب تندرست، بیمار اور ان کے تمام مذہب والوں کیلئے ہے اس طرح ان کے گرجاؤں میں نہ سکونت اختیار کی جائے، نہ ان کو ڈھایا جائے، نہ ان کو اور ان کے احاطے کو نقصان پہنچایا جائے نہ ان کی صلیبوں اور مال میں کمی کی جائے مذہب کے بارے میں ان پر جبر نہ کیا جائے نہ ان میں سے کسی کو نقصان پہنچایا جائے۔(بحوالہ تاریخ ابوجعفر جریر طبری فتح بیت المقدس جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 420، الفاروق جلد نمبر 2، ص 136 تا 137)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا غیر مسلموں سے انوکھا حسن سلوک

ایک دفعہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کہیں سے گزر رہے تھے کہ ایک بوڑھے اندھے سائل کو بھیک مانگتے دیکھا پوچھا تم کس مذہب کے پیروکار ہو اس نے جواب دیا میں یہودی ہوں' پھر پوچھا بھیک کیوں مانگتے ہو؟ بوڑھا ہو کر محتاج ہو گیا ہوں جزیہ کی بھی رقم ادا کرنی ہوتی ہے۔ یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کو اپنے گھر لے گئے اس کا اکرام کیا' احترام کیا' اس کو کھلایا پلایا اور گھر سے لاکر کچھ دیا۔ پھر بیت المال کے خزانچی کو بلا کر حکم دیا اس اس طرح کے اور مجبور لوگوں کا خیال رکھو۔ یہ بات انصاف کے خلاف ہے کہ ایسے لوگوں سے جوانی میں تو جزیہ وصول کر کے فائدہ اٹھایا جائے اور بوڑھے ہوں تو ان کو بے سہارا چھوڑ دیا جائے۔ پھر یہ آیت پڑھی" انما الصدقات للفقراء والمساکین..." اس میں فقراء سے مراد مسلمان فقراء ہیں اور مسکینوں سے مراد غیر مسلم بھی شامل ہیں۔ اس کے بعد یہودیوں عیسائیوں اور دوسرے غیر مسلموں کے معذور مسکینوں پر جزیہ معاف کر دیا۔ (کتاب الخراج، باب نمبر 13، اور فصل نمبر 2)

امیر المومنین رضی اللہ عنہ کو بستر مرگ پر غیر مسلموں کا خیال

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بستر مرگ پر بھی غیر مسلموں کا خیال رہا انہوں نے فرمان میں اپنے بعد آنے والے خلفاء کو غیر مسلموں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی تلقین کی۔
(بحوالہ کتاب الخراج، باب نمبر 13 فصل نمبر 2)

بنوامیہ کی غیر مسلموں سے رواداری

بنوامیہ کی رواداری کا بڑا ثبوت یہ ہے کہ ان کے مفتوحہ علاقے خصوصاً شام عراق میں

دفتری زبان عربی کی بجائے رومی اور فارسی ہی رہے حتیٰ کہ ٹیکس کے محکمے میں عربوں کے بجائے دوسری قوموں کو ہی سیاہ وسفید کا مالک بنایا۔(کتاب المامون صفحہ نمبر 161)

بنوامیہ کی حکومت میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے اپنے زمانے میں غیر مسلموں کی بہت حوصلہ افزائی کی۔انہوں نے ایک عیسائی کو دربار کا چیف مقرر کیا،ابن آ ثال ایک عیسائی تھا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے حمص میں اس کو ایک معزز عہدہ دیا وہ طبیب بھی تھا اس لیے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے طب کی بعض کتابیں یونانی زبان میں ترجمہ کرائیں تا کہ یونان کے غیر مسلم بھی اس کتاب سے فائدہ اٹھا سکیں۔

غیر مسلم رعایا کے ساتھ محبت وشفقت

مروان بن الحکم کے دربان کا مشہور طبیب ماسرجیس ایک یہودی تھا اس نے بشپ ایران کی انسائیکلوپیڈیا کا عربی ترجمہ سریانی زبان سے کیا اور خلیفہ مروان بن الحکم نے اس کو بہت بڑا عہدہ دیئے رکھا اور اس کے اوپر اپنی عنایات کی بارش کئے رکھی اور اس کے علاوہ تمام رعایا یعنی غیر مسلم رعایا کے ساتھ اپنی محبت باقی رکھی۔

مسلمان حکمران اور ایک چرچ کی حفاظت

ایس پی اسکاٹ لکھتا ہے کہ صقلیہ میں مسلمانوں کے ہزاروں محل اوران کی خوبصورتی شان مسلمانوں کے شہروں کیلئے مایہ ناز تھا لیکن جس چیز کی انہوں نے حفاظت کی وہ ایک چرچ تھا۔ انہوں نے اس کو بھی باقی بلکہ خوبصورت رکھا۔(اخبار الاندلس جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 75)

غیر مسلموں اوران کی عبادت گاہوں کیساتھ حسن سلوک

عبدالرحمن الداخل کے بیٹے ہشام اول نے اپنے سیرت وکردار میں اور طرز حکمرانی میں حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کی یادتازہ کردی جہاں اس کے اور کارنامے ہیں وہاں انصاف میں امیروغریب کا امتیاز نہ کرنا اور لطف وکرم سے پیش آنا رعایا کو تنگ کرنے والے حکام کو بے رحم ہوکر سزا دینا۔غیر مسلموں کے ساتھ اوران کی عبادت گاہوں کے ساتھ حسن و سلوک کرنا اس خاندان کے حکمران عبدالرحمن ثانی کا بھی یہی طرہ امتیاز تھا اور اس خاندان

کے اور حکمران عبدالرحمٰن ثالث کو بھی یہ وقار حاصل تھا اس کے انتقال کے بعد اس کے کاغذوں میں ایک بیاض نکلی جس میں اس نے لکھا تھا میں نہایت امن وامان کامیابی کے ساتھ پچاس برس حکمرانی کر کے جار ہا ہوں۔ میرے دشمن اور دوست مجھ سے خوش ہیں، دنیا بھر کے بادشاہ میری دوستی کے طلب گار ہیں کوئی ایسی چیز نہ تھی جس کی خواہش انسان کے دل میں ہوا کرتی ہے وہ مجھے نہ ملی ہو۔ میں نے ان دنوں کو گنا ہے جن میں میں بےفکر رہا اور میں واقعی بےفکر رہا مجھے حقیقی خوشی نصیب ہوئی۔ ایس پی اسکاٹ لکھتا ہے عبدالرحمٰن ثالث غیر مسلموں کیلئے اتنا بڑا دل رکھتا تھا کہ شاید شیر کا دل بھی چھوٹا ہوگا اور ڈوزی مشہور مورخ لکھتا ہے عبدالرحمٰن ثالث کی فوج دنیا کی بہترین فوج تھی لیکن کبھی اس کی تلوار غیر مسلموں کیلئے نہیں اٹھی اور اس نے ہمیشہ غیر مسلموں کے ساتھ اور ان کی عبادت گاہوں کے ساتھ بہترین اور اعلیٰ سلوک کیا ہے۔ (ہسٹری آف سارا سیز صفحہ نمبر 112 تا 114)

معتصم باللہ کی رواداری

معمون کے جانشین معتصم باللہ نے ہمیشہ غیر مسلموں کے ساتھ اعلیٰ سلوک کیا اس کا مقابلہ رومیوں کے ساتھ تھا وہ ہمیشہ تھیوفیلس بادشاہ کے سپاہیوں کا کبھی کمزور حصہ ہوتا تو اس کی اطلاع کر دیتا چاہے اس کو اپنا خود نقصان اٹھانا پڑ جائے اور اس نے ہمیشہ رومیوں کے قیدیوں کے ساتھ ان کے بچوں اور ان کی عورتوں جانوروں، ان کے کھیتوں ان کے باغوں اور ان کے قلعوں اور ان کے مقبروں کے ساتھ بہت اچھا سلوک کیا۔ (تفصیل کیلئے دیکھیے تاریخ ابن اثیر جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 166)

غیر مسلموں کے ساتھ عباسیوں کی عام رواداری

مامون کا ایک دوست عبدالمسیح بن اسحاق کندی تھا وہ اس کا بہترین دوست اور غیر مسلم تھا، مامون کے مرنے کے بعد کندی نے جو مرثیہ لکھا وہ پڑھنے کے قابل ہے کہ مامون وہ شخص تھا جو اپنے علم، مرتبے کمال میں فائز تو تھا ہی لیکن اپنے وقار اور اپنی عظمت میں وہ ایسا آگے تھا کہ اس نے ساری زندگی اسلام لانے میں کبھی جبر نہیں کیا میرے مسیحی حقوق کی

حفاظت کی اور میرے عیسائی عقائد پر تنقید تو تنقید کڑوا لفظ بھی نہیں کہا۔(بحوالہ المامون)

خلیفہ وقت نے عیسائی حکیم کی نماز جنازہ میں حصہ لیا

خلیفہ معتصم باللہ کی ایک عیسائی حکیم سلمو یہ سے بہت مروت تھی حتیٰ کہ دوستی کی حد تک اس سے تعلق تھا سلمو یہ بیمار ہوگیا خلیفہ اس کی عیادت کو گیا اور جب تک وہ بیمار رہا وہاں مسلسل جاتا رہا جب اس کا انتقال ہوگیا تو ایک دن کھانا نہیں کھایا حکم دیا کہ اس کا جنازہ دارالخلافہ میں لاکر رکھا جائے اور اس کے عزیز اپنے مذہب کے مطابق اس کی لاش پر دھونیہ دے رہے تھے اور انہوں نے شمعیں جلائیں ہوئیں تھیں خلیفہ نے کوئی ناگواری کا اظہار نہیں کیا بلکہ عیسائیوں کے ساتھ اس کی نماز جنازہ کیلئے کھڑے ہوگئے۔(کتاب المامون صفحہ نمبر 162)

عیسائی مورخ کا اکرام

جارج بن جبریل ایک بہت بڑا عیسائی مورخ تھا خلیفہ منصور کے زمانے میں خلیفہ نے اس کو بہت کمال اور وقار دیا تھا جب جارج مرض الموت میں مبتلا ہوا اور وطن واپس جانا چاہا تو منصور نے اس کو سفر خرچ کیلئے پچاس ہزار اشرفیہ دیں اور اس کے ساتھ لکھ کر دیا کہ اس کو کسی طرح کی کوئی تکلیف نہیں دی جائے گی اس کو ہر قسم کا تحفظ فراہم کیا جائے گا خلیفہ منصور خود بہت بڑا عالم اور تجربہ کار تھا وہ غیر مسلموں کی عبادت گاہوں اوران کے مذہبی رواج کو کبھی نہیں چھیڑتا تھا۔(بحوالہ مضمون تراجم از مولانا شبلی نعمانی مقالات جلد ششم) فلپ کے ہٹی نے لکھا ہے کہ مسلمانوں کے علاقوں میں جتنے بھی سردار تھے ان سب نے غیر مسلموں کو ہمیشہ عظمت دی، اپنی بخشش دی، غیر مسلم مجرموں کے ساتھ بھی وہی سلوک کیا جو مسلمان مجرموں کے ساتھ کرتے، کبھی پلسیا، وینس اور جنیوا کے علاقوں کے غیر مسلموں کو صلیبی جنگوں میں نقصان نہیں پہنچایا حتیٰ کہ فرانس، لورین، اٹلی اور سسلی میں غیر مسلموں کو اقتصادی اور معاشی تقویت پہنچانے میں مسلمانوں کا بہت بڑا کردار ہے اور مسلمانوں نے غیر مسلموں کے مذہبی رواجوں اور عبادت گاہوں کو گرایا نہیں اور نہ ہی مٹانے کی کوشش کی۔(ہسٹری آف عربس صفحہ نمبر 636)

آخری بات

قارئین! ماہنامہ عبقری ایک امن اور سکون کا پیغام عالم میں لے کر نکلا ہے اور عالم نے

اس امن وسکون اور روحانیت کے پیغام کو جس طرح ہاتھوں ہاتھ لیا تاریخ اس کی گواہ ہے۔ عبقری جہاں مسلمانوں میں مقبول ہے وہاں ہندوؤں، سکھوں، عیسائیوں، یہودیوں میں بھی اسی طرح مقبول ہے جس طرح ہونا چاہیے۔عبقری روحانیت اورامن کا ایک پیغام انسانیت کیلئے لایا ہے نہ کہ صرف مسلمانوں کیلئے اورانسانیت میں غیر مسلم بھی شامل ہیں۔آیئے! ہم مل کر بلاتفریق، مذہب قوم زبان علاقہ اورگروہ کے انسانیت کی خدمت کیلئے ایک دوسرے کے ہاتھ میں ہاتھ تھامیں، تشدد کا پیغام ختم کر کے عدم تشدد کا پیغام عالم کو دیں، عدم برداشت کا پیغام ختم کر کے برداشت کا پیغام انسانیت کو بانٹیں۔

OOOOOO

www.ubqari.org
www.ubqari.org